13-May-2021

علم

کے دینی و دنیاوی فوائد

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ

یعنی جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے

ہیں اور نہ ہی اپنے نبی(صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں،تو(قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہوگی۔پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے!مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!قرآن و احادیث میں کئی مقامات پر علم کے دینی ودنیاوی فوائد اور فضائل کو بیان کیا گیا ہے،جبکہ بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی کتابیں بھی اس سے مالا مال ہیں۔ آیئے!ہم بھی علم کے دینی ودنیاوی فوائد،اس کے فضائل و برکات اور دلچسپ واقعات وحکایات سُنتے ہیں،چنانچہ

عِلمِ دین کا دنیاوی فائدہ

حضرت قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے بارے میں

---

1 ...ترمذی،کتاب الدعوات،باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللّٰہ،۵/۲۴۷،حدیث:۳۳۹۱

2 ...جامع صغیر،صفحہ:81،حدیث:1284۔

فرماتے ہیں: میں ابھی بالغ نہیں ہوا تھا کہ والد صاحب کا اِنتقال ہو گیا، گھر میں غربت نے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے، والدہ رُوئی یا ریشم سے دھاگہ بنا کر گھر کا خرچ چلایا کرتیں اور میرے مستقبل کو روشن دیکھنے کے لیے مجھے ایک دھوبی کے ہاں نوکر کرا دیا تاکہ ہُنر سیکھوں اور اپنی زندگی اچھی گزار لوں، مگر میں دھوبی کے پاس غمگین و بے چین رہتا، اسی بے چینی نے مجھے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں پہنچا دیا، میں دھوبی کے پاس جانے کے بجائے حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی محفل میں بیٹھ جاتا، میری والدہ کو پتا چلتا تو مجھے علمی محفل سے اُٹھا کر دھوبی کے پاس چھوڑ آتیں، یوں ہی ایک عرصہ گزر گیا۔

میرے اس انداز سے جب والدہ اُکتا گئیں تو ایک روز حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اس بچے کو آپ کے علاوہ کوئی اور اُستاد نہیں ملتا؟ یہ یتیم بچہ غریب ہے، میں رُوئی یا ریشم سے دھاگہ بنا گھر کا خرچ چلاتی ہوں اور یہ کام پر جانے کی بجائے آپ کے پاس چلا آتا ہے، میری دلی خواہش ہے کہ یہ دھوبی کے پاس رہ کر کام سیکھے اور بڑا ہو کر اپنی زندگی آرام سے گزارے، مگر یہ میرے قابو نہیں آتا اور آپ کی محفل میں بیٹھ جاتا ہے، مہربانی کیجیے! آپ اسے اپنے پاس نہ بٹھایا کریں! میری والدہ کی یہ بات سُن کر حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خوش بخت! اسے علم کی دولت حاصِل کرنے دو، یہ علم پڑھے گا، بڑا ہو کر دیسی گھی میں بنا ہوا باداموں کا حلوہ اور عمدہ فالودہ کھائے گا اور ایسا حلوہ کم ہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

میری والدہ نے جب آپ کی یہ بات سُنی تو ناراض ہوئیں اور باہر آتے ہوئے

کہنے لگیں: یہ شخص کیسی باتیں کرتا ہے، بھلا ہم غریبوں کا باداموں والے حلوے سے کیا واسطہ، یہ یتیم بچہ پڑھ بھی جائے تو حلوہ کیسے کھائے گا؟

حضرت امام ابو یوسف رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی محفل میں بیٹھتا رہا اور دھوبی کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ اللہ پاک نے مجھ پر کرم کیا اور ایک وقت آیا کہ اسلامی سلطنت کا قاضیُ الْقُضَاۃ (Chief Justice) کا عہدہ مجھے نصیب ہوا۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارونُ الرشید میرے گھر تشریف لائے تو ساتھ میں کھانے کی کچھ چیزیں بھی لائے اور کہا: دستر خوان لگوایئے، میں ایک خاص حلوہ آپ کے لیے لایا ہوں۔ جب دستر خوان لگ گیا تو میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! یہ خاص حلوہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ روغنِ بادام میں خاص طریقے سے بنایا گیا حلوہ ہے جسے روز روز تیار نہیں کیا جاتا بلکہ کبھی کبھار کسی خاص شخصیت کے لیے ہی تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی بات سُن کر مجھے حضرت امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی وہ بات یاد آگئی اور میرے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی، امیر المؤمنین نے تعجب میں پوچھا: آپ کیوں مسکرائے؟ میں نے کہا: میرے اُستادِ محترم حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے برسوں پہلے میری والدہ سے فرمایا تھا: "تمہارا یہ بیٹا باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور فالُودہ کھائے گا" آج میرے اُستادِ محترم کا فرمان پورا ہو گیا۔ پھر اپنے بچپن کا سارا واقعہ خلیفہ کو سنایا تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہا: بے شک علم ضَرور فائدہ دیتا اور دِین و دنیا میں بلندی دِلواتا ہے۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...مناقب امام اعظم، ص 507

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں بہت سے عمدہ موتی موجود ہیں: مثلاً ❁ اَوْلیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ نگاہِ فراست سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کو پہلے ہی مُلاحظہ فرمالیا کرتے ہیں۔ ❁ اُستادِ کامل کی خاص تَوَجُّہ انسان کو حقیقی معنوں میں انسان بنادیتی ہے۔ ❁ علمِ دین، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہے کہ دنیا میں اللہ پاک بڑے بڑے لوگوں کو علمائے کرام کا فرماں بردار بنادیتا ہے۔

اللہ پاک دین و دنیا کی راہ نمائی کے لیے علمائے کرام سے پوچھنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں پارہ 17 سورۂ انبیا کی آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱۷، الانبیاء:۷) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔

تفسیر صراطُ الجِنان میں اس آیت کے تحت جو بیان کیا گیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے: اس آیت میں نہ جاننے والے کو جاننے والے سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کیونکہ ناواقف (ناجاننے والے) کے لئے واقف (جاننے والے) سے پوچھنے کے علاوہ کوئی راہ نہیں ہے کہ جس سے وہ اپنی جہالت دُور کرسکے اور جہالت کے مرض کا علاج عالِم سے سُوال کرنا اور اس کے حکم پر عمل کرنا ہے۔

اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ مقدّس کلام قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ (پ۲۲، الفاطر:۲۸) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو عِلم والے ہیں۔

تفسیر صراطُ الجِنان میں اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے: اللہ پاک سے اس کے بندوں میں عِلم والے ہی ڈرتے ہیں، کیونکہ وہ اس کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت

کو پہچانتے ہیں اور جو شخص جتنا زیادہ اللہ پاک کی ذات و صفات کا علم رکھتا ہو گا وہ اتنا ہی زیادہ اللہ پاک سے ڈرتا ہو گا اور جس کا علم کم ہو گا اُسے اپنے رب کا خوف بھی کم ہو گا۔

اللہ پاک آخرت میں علمائے کرام کو لوگوں کی شفاعت کرنے والا یعنی سفارشی بنائے گا اور حکم ہو گا: جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کی شفاعت کرو۔

اللہ پاک علم کی برکت سے ہی دنیا میں وہ نعمتیں عطا فرماتا ہے کہ بڑے بڑے دنیا داروں کو وہ مَقام و مرتبہ نہیں ملتا جو علم کے عاشقوں کو بآسانی حاصِل ہو جاتا ہے چنانچہ

علم کی برکت سے عزّت ملتی ہے

اس اُمّت کے بہت بڑے عالِم، بہت بڑے مفسرِ قرآن اور پیارے نبی مکی مَدَنی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا جان کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت سُلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اختیار دیا گیا کہ وہ علم، مال اور سلطنت میں سے جو چاہیں پسند فرمالیں تو انہوں نے علم کو پسند فرمایا۔ اللہ پاک نے علم اختیار کرنے کی برکت سے انہیں مال و دولت اور حکومت و سلطنت کی نعمتیں بھی عَطا فرمادیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! "علم" مال و دولت اور حکومت و سَلْطَنَت سے افضل ہے کیونکہ مال و دولت اور حُکُومَت و سَلْطَنَت کی بقا علم سے وابستہ ہے۔[2] یہ بھی پتا چلا! علمِ دین کی برکت سے بندے کو دنیا میں عزّت، دولت اور

---

[1] ...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۶۶۲، سلیمان بن داود، ۲۲/۲۷۵

[2] ...امیر اھلسنت کی دینی خدمات، ص ۱۱۹

منصب حتّٰی کہ بادشاہی اور حکومت تک عطا کر دی جاتی ہے۔

علم مال سے افضل ہے

اے عاشقانِ رسول! یقیناً عِلمِ دین کی بڑی فضیلت اور بہت زیادہ اہمیت ہے، مگر موجودہ زمانے میں اِس حوالے سے ہماری حَالت انتہائی ناقابلِ بیان ہے، مال و دولت اور عزت کی خواہش نے ہمارے دلوں پر ایسا قبضہ کر رکھا ہے کہ ہم مال و دولت کمانے کے لیے تو اپنی دولت خرچ کرتے ہیں مگر علمِ دِین کی نہ ختم ہونے والی دولت حاصل کرنے کے لیے ہمارے پاس رقم نہیں ہوتی، ہم گناہوں کے کاموں میں تو دولت لُٹاتے ہیں لیکن علمِ دِین کو عام کرنے کے لیے خرچ نہیں کر پاتے۔ یاد رکھئے! عِلم مال سے افضل ہے کیونکہ یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث اور دِین کی بنیاد ہے، چنانچہ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے منقول ہے: علم مال سے سات (7) وجوہات کی بناپر افضل ہے: (1) علم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی میراث ہے اور مال فرعونوں کی۔ (2) علم خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا مگر مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ (3) مال کی حفاظت انسان کرتا ہے جبکہ علم، علم والے کی حفاظت کرتا ہے۔ (4) مال دنیا ہی میں رہتا ہے جبکہ علم قبر میں ساتھ جاتا ہے۔ (5) مال مومن اور غیر مسلم دونوں کو حاصل ہوتا ہے مگر علمِ دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔ (6) سب لوگ اپنے دِینی معاملے میں عالم کے محتاج ہیں، مال دار کے نہیں۔ (7) علم سے پُل صراط پر گزرنے میں قوت حاصل ہو گی اور مال اس میں رکاوٹ پیدا

کرے گا۔

حضرت علامہ ابنِ حجر عسقلانی شافعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے فرمانِ عالیشان "رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (ترجمۂ کنز العرفان: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔)" سے علم کی فضیلت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علم کے علاوہ کسی دوسری چیز کی زیادتی کے طلب کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔[1]

لوگ تین طرح کے ہیں

حضرت کُمَیْل بن زیاد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَرْوِی ہے: ایک دن اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک قبرستان کے کنارے چلنے لگے اور چلتے چلتے جب ہم ایک کھلے میدان میں پہنچے تو آپ ایک جگہ آرام کی غرض سے بیٹھے اور پھر کچھ دیر بعد فرمانے لگے: اے کُمَیْل بن زیاد! دِل برتنوں کی طرح ہیں اور ان میں بہترین دل وہ ہے جو بات کو زیادہ یاد رکھے۔ یاد رکھو! لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں:

(1) عالِمِ رَبّانی (2) راہِ نجات پر چلنے والا طالبِ علمِ دِین اور (3) وہ بے وقوف اور جاہل لوگ جو ہر سُنی سنائی بات کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں، ہر ہوا کے ساتھ بدل جاتے ہیں، علم کے نور سے اپنے دل اور باطن کو روشن کرنے سے محروم رہتے اور کسی مضبوط ستون کو اپنی حفاظت کا ذریعہ نہیں بناتے۔

پھر فرمایا: علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تجھے

---

1 . . . امیر اہلسنت کی دینی خدمات، ص۱۱۹

حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ علم پھیلانے سے بڑھتا ہے جبکہ مال خَرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔ عالِمِ دین سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ عالِمِ دین، علم کی بدولت اپنی زندگی میں اللہ پاک کی اِطاعت بجالاتا ہے۔ عالِمِ دین کے مرنے کے بعد بھی اس کا ذکرِ خیر باقی رہتا ہے جب کہ مال کا فائدہ اس کے زوال کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اور یہی مُعَامَلہ مالداروں کا ہے کہ دنیا میں مال ختم ہوتے ہی ان کا نام تک مٹ جاتا ہے، اس کے برعکس عُلما کا نام رہتی دنیا تک باقی رہتا ہے۔ مالداروں کا نام لینے والے کہیں نظر نہیں آتے جبکہ عُلمائے دِین کی عزت اور مقام ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں قائم رہتا ہے۔ ہائے افسوس! پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہاں ایک علم ہے، کاش! تم اسے اس کے اُٹھانے والوں تک پہنچادو۔ (1)

علما کے قلم کی سیاہی

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی مال و دولت دنیاوی منصب سب فنا ہونے والی چیزیں ہیں، مگر علمِ دین ایک ایسا خزانہ ہے جسے حاصل کرنے والوں کا نام قیامت تک باقی رہتا ہے اور قیامت والے دن بھی اللہ پاک علم انہیں خاص مقام عطا فرمائے گا جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن علمائے کرام کی سیاہی اور شہیدوں کے خون کو تولا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے: علمائے کرام کی سیاہی شہیدوں کے خون پر غالب آجائے گی۔

حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ روایت کرتے ہیں: جب قیامت کے دن اللہ

[1] ...اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۱۲۶تا۱۲۸ ،مختصرًا

پاک عبادت گزاروں اور مجاہدوں کو جنت میں داخل ہونے کا فرمائے گا تو علمائے کرام عرض کریں گے: اے ہمارے ربِّ کریم! یہ عابد و مجاہد ہمارے علم کے طفیل عابد اور مجاہد بنے (وہ جنت میں گئے اور ہم رہ گئے۔) اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: اے علما! تمہارا رُتبہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے، لہٰذا تم شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول ہوگی، چنانچہ وہ شفاعت کریں گے پھر جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عُلَما سے محبت کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ عُلَما و مشائخ جنہیں دیکھ کر اللہ پاک کی یاد آجائے ان سے محبت کے بے شمار فوائد ہیں، کیونکہ ایسی شخصیات سے محبت اللہ پاک ہی کے لئے ہوتی ہے اور احادیثِ مبارکہ میں اللہ پاک کے لئے محبت کرنے کے کئی فضائل بیان ہوئے ہیں، چنانچہ

حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا ارشاد ہے: ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جن کی صورت دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے، جن کی گفتگو تمہارے عِلْم میں اِضافہ کرے، جن کا عمل تمہیں آخرت کا شوق دلائے۔[2]

حضرت اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: مکی آقا، مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب کوئی اپنے کسی بھائی سے اللہ پاک کے لئے محبت کرتا ہے تو آسمان

---

1 ...اتحاف السادة المتقين، كتاب العلم، الباب الاول، ج ۱، ص ۱۶۲

2 ...جامع بيان العلم وفضله، باب جامع فی آداب العالم والمتعلم، ص ۱۷۲، رقم: ۵۶۷

سے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: خوش ہو جا! جنت بھی تجھ سے خوش ہے۔ اللہ پاک اپنے عرش کے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرا بندہ میرے لئے لوگوں سے ملتا ہے، اس کی میزبانی کرنا میرے ذِمّے ہے۔ پھر اللہ پاک اس کے لئے جنت کے علاوہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔[1]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایسے دو شخص جو اللہ پاک کے لئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جُدا ہوگئے اللہ پاک انہیں ان سات (7) خوش نصیبوں میں شامل فرمائے گا جو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک قانون بھی بیان فرمادیا کہ جو جس سے محبت کرتا ہوگا وہ قیامت والے دن اسی کے ساتھ ہوگا جیسا کہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے: ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ مَحبّت کرتا ہے۔

اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علامہ عبدُالرؤوف مُناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عقل اور طبیعت بھی اسی چیز کا تقاضا کرتے ہیں اور محبت کرنے والے کی جزا اور اُس کا ٹھکانہ اپنے محبوب کا قُرب اور اس کا ساتھ ہوتا ہے، اس لئے اس حدیثِ مبارکہ میں جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ داخلے، دوزخ سے چھٹکارے اور اللہ پاک کا قُرب ملنے کی اُمید رکھتے ہوئے نیک لوگوں سے محبت کرنے پر اُبھارا گیا ہے اور اللہ پاک کے

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب الزيارة، ۸/۳۱۷، رقم: ۱۳۵۹۱

لئے محبت کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور مسلمانوں کو آپس میں بُغْض و کینہ سے بچنے سے ڈرایا بھی گیا کیونکہ بالعموم تمام مسلمانوں اور بالخصوص عُلَمائے کرام سے بُغْض کی وجہ سے جنت میں نیکوں کا ساتھ نصیب نہ ہو گا۔

لہٰذا اپنی اُخروی زندگی کو بہتر بنانے اور عظیم نعمت جنت کا ابدی ٹھکانہ پانے اور اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے عُلَمائے کرام سے محبت کیجئے کیونکہ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہو گا کہ عُلَمائے کرام سے محبت کی بدولت کل بروزِ قیامت ہمیں ان کی شفاعت بھی نصیب ہو گی جیسا کہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے، جس کا خلاصہ ہے: بروزِ قیامت لوگوں کا حساب ہوتا جائے گا اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے، عُلَمائے کرام کا حساب کب کا ہو چکا ہو گا اور وہ روکے جائیں گے (تو) عرض کریں گے: اے ربِّ کریم! لوگ جا رہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں؟ فرمایا جائے گا: تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند (یعنی ان کی طرح) ہو، شفاعت کرو تاکہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں اور عُلَمائے کرام بے شمار لوگوں کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ عالِم کے ساتھ جن لوگوں کا کسی بھی طرح کا تعلق ہو گا، اُس کی شفاعت کریں گے، مثلاً کوئی کہے گا: میں نے وُضو کے لیے پانی دیا تھا، تو کوئی کہے گا: میں نے فُلاں کام کر دیا تھا۔ ہر سُنّی عالِم سے فرمایا جائے گا: اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔[1]

ہم کو اے عطّارؔ سُنّی عالِموں سے پیار ہے

[1] . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ملخصاً

اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! عُلَمائے کرام کی صحبت کے فائدے سُنتے ہیں کہ عُلَمائے کرام کی صحبت کی کیا برکت ہے اور ہم ان سے کیا فوائد حاصل کرسکتے ہیں، چنانچہ

حضرت فقیہ ابو اللَّیث سَمَرْقَندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو شخص عالِم کی صحبت میں جائے اُس کو سات فائدے حاصل ہوتے ہیں، اگرچہ اپنی کوشش سے اُس علمی محفل سے کوئی فائدہ حاصل نہ کرے۔

عُلَمائے کرام کی صحبت کے فوائد

(1) جب تک اُس محفل میں رہتا ہے گناہوں سے بچتا ہے۔ (2) علمِ دین کے طلبہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ (3) طلبِ علم کا ثواب پاتا ہے۔ (4) محفلِ عِلْم پر اُترنے والی رَحمتوں میں شریک رہتا ہے۔ (5) جب تک علمی باتیں سُنتا ہے، عبادت میں ہے۔ (6) عِلْم و عُلَمائے کرام کی عزّت، جہالت اور گناہوں کی ذِلّت سے واقف ہو جاتا ہے۔ (7) جب اُن (عُلَمائے کرام) کی کوئی مشکل بات اِس کی سمجھ میں نہیں آتی (تو) اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور ٹُوٹے دل والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے میں ٹُوٹے دل والوں کے پاس ہوں۔ (تنبیہ الغافلین، باب فضل مجالس العلم، ص ۲۳۷)

[1] ... وسائلِ بخشش، مرمم، ص699

مزید فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: عالِمِ دِین کی زیارت اور اُس کی محفل میں حاضر ہونے پر جس ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے وہ اس سے علاوہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمائے کرام کے قدر دان کا جذبہ!

حضرت امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ رات میں 100 یا اس سے زائد نفل پڑھا کرتے تھے، مگر جب انہوں نے حضرت یحیٰ بن معین رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ سے ملاقات کی تو اپنے رات کے قیام اور نوافل کی تعداد کو کم کرتے ہوئے حضرت یحییٰ بن معین رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ کی صحبت میں علمی مذاکرہ کے لیے بیٹھنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر ان کے بیٹے عبدُ اللہ نے عرض کی: بابا جان! آپ تورات میں نوافل کی کثرت کیا کرتے تھے، اب آپ نے نوافل کو کم اور حضرت یحییٰ رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ کی محفل کو لازم کیوں کر لیا؟

حضرت امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ نے اپنے بیٹے کے سُوال کا بڑا پیارا جواب دیا، چنانچہ فرمایا: اے میرے بیٹے! نوافل کی کمی کو بعد میں پورا کیا جا سکتا ہے، مگر اس ہستی کی صحبت کے فوائد کو ان کے جانے کے بعد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً علما کی صحبت کے کثیر فوائد ہیں اور یہ سب علمِ دِین ہی کی بدولت ہیں کہ علمِ دِین باقی رہنے والی نیکی اور قبر میں کام آنے والا ساتھی ہے جیسا کہ میرے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اَعمال مُنْقَطِع ہو جاتے ہیں، سوائے تین (3) کے

---

[1] ... الرحلة فی طلب الحدیث، مقدمة نور الدین عتر، ص21، دار المنهاج القویم

(1)…صدقۂ جاریہ (2)…ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے،(3)…نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔[1]

یاد رہے! تعظیم صِرف عُلَمائے اہلسنّت ہی کی، کی جائے گی، رہے بدمذہب عُلَما تو اُن کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، اُن کا بیان سننا ان کی کُتُب کا مُطالَعہ کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا حرام اور **ایمان کے لیے زہرِ قاتل** ہے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: **تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔**[2] بلکہ یہاں تک فرمایا: جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اُس سے خوش مزاجی سے ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو اللہ پاک نے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُتاری۔[3]

کونسا علم سیکھنا فرض ہے؟

اے عاشقانِ رسول! یہ علمِ دین ہی ہے کہ جس کا ضرورت کے تحت سیکھنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔**[4]

فیضانِ سُنّت جلد 2 کے باب "نیکی کی دعوت" صفحہ 135 پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ

---

1 … مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ص ۶۳۸، حدیث: ۱۶۳۱

2 … مقدمه صحیح مسلم ص ۹ حدیث ۷ (بحوالہ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب)

3 … تاریخ بغداد، ۱۰/۲۶۲ (بحوالہ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب)

4 … ابن ماجة، المقدمة، باب فضل العلماء… الخ، ص ۴۹، حدیث: ۲۲۴

الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دِینی علم مُراد ہے۔ لٰہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی وہ تمام باتیں جن سے نماز صحیح صحیح ادا ہو جائے اور وہ باتیں جن سے نماز ٹُوٹ جاتی ہے) پھر رَمَضانُ المُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نِکاح کرنا چاہے تو نِکاح کے، تاجر کو تِجارَت کے، خریدار کو خریدنے کے، نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسائل سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلبِیہ (باطِنی فرائض) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض و کینہ، شَماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[1] ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکا، مسلمان کو تکلیف دینا وغیرہ تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے بارے میں ضروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جا سکے۔[2]

علمِ دِین کے فوائد

---

1 ... تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 624-613 مُلاحظہ فرمائیے۔

2 ... فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط 8، ص ۳

حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: غیبوں پر خبر دار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ اللہ پاک کی رِضا کے لیے علم سیکھنا خوفِ خدا، علم تلاش کرنا عبادت، علم کی تکرار کرنا تسبیح اور علم کی جستجو کرنا راہِ خدا میں لڑنا ہے۔ بے علم کو علم سکھانا صدقہ اور علم کو (اس کے) اَہل پر خرچ کرنا نیکی ہے، کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے، اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے، خوف میں باعثِ راحت ہے، سفر میں ہم نشین ہے، تنہائی کا ساتھی ہے، تنگ دستی و خوش حالی میں راہ نما (Guide) ہے، دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، دوستوں کے نزدیک زینت ہے۔ اللہ پاک علم کے ذریعے سے قوموں کو بلندی و برتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملے میں قائد اور امام بنا دیتا ہے، پھر ان کے اقوال و افعال کی پیروی کی جاتی ہے۔ علمائے کرام کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے، فرشتے علمائے کرام کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں اور ان کو اپنے پروں سے چُھوتے ہیں۔ علمائے کرام کے لئے ہر خشک و تر چیز، سمُندر کی مچھلیاں، جاندار، خشکی کے درندے اور چوپائے اِسْتِغْفار یعنی بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔ علم جہَالَت کے مقابلے میں دِلوں کی زندگی اور علم تاریکیوں کے مقابلے میں آنکھوں کا نُور ہے۔ علم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازل کو پالیتا اور دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنا روزوں کے برابر اور علم سیکھنا سکھانا نماز کے برابر ہے۔ علم کے ذریعے صِلۂ رِحمی یعنی رشتے داروں سے بھلائی کی جاتی ہے۔ علم سے حلال و حرام کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔ خوش بختوں کو علم کا اِلہام کیا جاتا ہے جبکہ

بدبختوں کو علم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[1]

علم خوفِ خدا پیدا کرتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! علم ہی سے خوف پیدا ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے: خوف کا مدار ڈرنے والے کے علم اور اس کی مَعْرِفَت (یعنی پہچان) پر ہے اور چونکہ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ پاک کی صفات کی مَعْرِفَت (یعنی پہچان) اور اللہ پاک کی ذات کے بارے میں علم حضور پُر نور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے، اس لئے آپ ہی مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ پاک سے ڈرتے اور اس کا خوف رکھنے والے ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: حضورِ پُرنور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! میں اللہ پاک کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔[2]

ہمیں چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ پاک کی ذات وصفات کی صحیح طریقے سے پہچان اور علم حاصل کریں تاکہ ہمارے دلوں میں اللہ پاک کا خوف زیادہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمِ دین حاصل نہ کرنے کا نقصان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! صدقۂ جاریہ، اِشاعتِ علمِ دِین اور نیک اولاد ایسے اَعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو دِینی تعلیم دِلوانے کیلئے کمربستہ ہو جائیے اور انہیں جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، ص ۴۲، حدیث: ۸

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب من لم یواجہ الناس بالعتاب، ص ۱۵۱۶، حدیث: ۶۱۰۱

۔فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی جَہالت ہے جو معاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرِ فہرست ہے، گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست احباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تربیت کا، غرض کیا اللہ پاک کے حقوقُ اور کیا بندوں کے حقوق، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں، اگر ہم سنجیدگی سے اس بارے میں غور کریں تو یہ بات واضح ہوجائے گی کہ اس کا بنیادی اور سب سے نمایاں سبب عِلْمِ دِیْن سے دُوری ہے۔ عِلْمِ دِیْن کی کمی اور دُرست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات و اخلاقیات میں بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں، جن کو ختم کرنے کے لئے محض علمِ دین حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کو اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مقصد عطا کیا ہے: مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ

امیر اہلسنّت کی علم دوستی اور اِشاعتِ علمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں جامعات المدینہ (للبنین وللبنات) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995 میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی (کراچی پاکستان) میں کھولی گئی۔ جہاں 3 اساتذۂ کرام نے عالِم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔اس جامعۃ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت علم کے طلب گار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ

سے ناکافی ہو گئی۔ چنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998 میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دِین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خدا میں سفر کرنے والے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر تعداد نے باقاعدہ علمِ دین کے حصول کے لئے جامعۃُ المدینہ کا بھی رُخ کیا۔ یوں دنیا بھر بالخصوص پاکستان میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔

جامعۃ المدینہ میں بالخصوص شوالُ الْمُکَرَّم میں داخلوں کا سلسلہ ہوتا ہے، البتہ جامعۃ المدینہ آن لائن کے ذریعے آن لائن درسِ نظامی (عالم کورس) میں کسی بھی وقت داخلہ لیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ علمِ دِین سے مالا مال مختلف آن لائن کورسز کرنے کی بھی سعادت حاصل کی جاسکتی ہے، مثلاً فیضانِ تفسیر صراطُ الْجِنَان کورس، فیضانِ حدیث کورس، فیضانِ بہارِ شریعت کورس وغیرہ۔ ان مختلف کورسز میں علمِ دین کے حصول کی برکت سے جہاں ہر طرف علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے، وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔ (1)

دعوت اسلامی کس طرح علم دین عام کر رہی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مختلف شعبوں میں اکثر شعبے ایسے ہیں جن کا تَعَلُّق خالِص علمِ دین سیکھنے سکھانے سے ہے۔ آیئے! چند شعبوں کا مختصر تعارف

[1] ... ہفتہ وار اجتماع کا بیان، علم دین کی فضیلت و اہمیت، ص ۱۸

ملاحظہ کرتے ہیں۔

جامعۃُ المدینہ (للبنین / للبنات)

ملک و بیرونِ ملک 897 (آٹھ سوستانوے) جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں کم و بیش 64963 (چونسٹھ ہزار نو سو تریسٹھ) طلبہ و طالبات درسِ نظامی (عالِم کورس) کر رہے ہیں اب تک (جنوری 2021) کی معلومات کے مطابق تقریباً 13455 (تیرہ ہزار چار سو پچپن) اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں علم کے قیمتی موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔

آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں داخل کروایئے اور اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے، اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔

مدرسۃُ المدینہ (للبنین / للبنات)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی حفظ و ناظرہ، مُدَرِّس کورس، مَدَنی قاعدہ کورس وغیرہ کے ذریعے فی سَبِیْلِ اللہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو عام کرنے میں مصروف ہے، ملک و بیرونِ ملک بچوں اور بچیوں کے تقریباً 4229 (چار ہزار دو سو انتیس) مدرسۃ المدینہ قائم ہیں، جن میں پڑھنے والے بچوں اور بچیوں کی تعداد تقریباً 200033 (دو لاکھ تینتیس) ہے۔ جنوری 2021 تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تقریباً 386354 (تین لاکھ چھیاسی ہزار تین سو چوّن) بچے اور بچیاں حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃُ الْمدینہ (بالِغان / بالغات)

اسی طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرست قرآنِ کریم سکھانے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مختلف مساجد کے ساتھ ساتھ مارکیٹ، دفاتر، فیکٹری وغیرہ میں اسلامی بھائیوں کے مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کا اہتمام کیا جاتا ہے، اسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کے لیے گھروں میں مدرسۃ المدینہ بالغات کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں اسلامی بہنیں ہی بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں۔

مدرسۃ المدینہ بالغان کی تعداد تقریباً 22821 (بائیس ہزار آٹھ سو اِکّیس) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 132971 (ایک لاکھ بتّیس ہزار نو سو اِکہتّر) ہے جبکہ (ملک و بیرونِ ملک) مدرسۃ المدینہ بالغات کی تعداد تقریباً 4469 (چار ہزار چار سو اُنہتّر) اور پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 51902 (اکاون ہزار نو سو دو) ہے۔ ان مَدارِسُ المدینہ (بالغان و بالغات) میں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے، دعائیں یاد کرتے، اپنی نمازوں کی اصلاح کرتے اور سُنّتوں کی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیضان آن لائن اکیڈمی

دعوت اسلامی کے علمِ دین کو عام کرنے والے شعبوں میں سے ایک شعبہ **فیضان آن لائن اکیڈمی** بھی ہے، شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1432ھ بمطابق ستمبر 2011 عیسوی شعبہ **فیضان آن لائن اکیڈمی** کا قیام عمل میں لایا گیا۔

اس شعبے کے تحت دنیا بھر سے مسلمان انٹرنیٹ اور فون کے ذریعے نہ صرف دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سیکھتے ہیں بلکہ بنیادی اسلامی تعلیمات وضو، غسل، تیَمُّم، اذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے احکامات سکھائے جاتے ہیں، عربی گرائمر، درسِ نظامی، فقہ اور اُصولِ فقہ کے علاوہ 30 سے زائد مختلف آن لائن کورسز کروائے جاتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.quranteacher.net) پر اس شعبے کا تعارف اور داخلہ فارم (Admission Form) موجود ہے۔

دارُالمدینہ اسلامک اسکول / کالج

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ دارُالمدینہ اسلامک سکول / کالج بھی ہے، بد قسمتی سے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد فرض علوم سے ناواقف ہے۔ موجودہ دور میں اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جن کا نظام فرض دِینی عُلوم سے دُور ہے پھر وہاں کا غیر شرعی ماحول، لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک ساتھ نظامِ تعلیم (Co-Education System) مسلمانوں کی نسلوں کو سنوارنے کے بجائے بگاڑنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ جدید اور عصری تعلیم کے اداروں میں داخل ہو کر بچے اور بچیاں اپنی اسلامی شناخت کھو دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ عام مشاہدہ ہے کہ جدید اور عصری تعلیم کے اداروں میں یونیفارم کے نام پر غیروں جیسا لباس، انہی جیسی گفتگو کرنا انہی کی تہذیب میں ڈھلنا، مخلوط اور غیر شرعی ماحول ایسا ضروری سمجھا جاتا ہے، گویا اس کے بغیر جدید اور عصری تعلیم کا حصول ممکن ہی نہیں۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ایسا تعلیمی ادارہ ہو جو دِینی و دنیاوی تعلیم کے ساتھ شرعی تقاضے پورا کرتا ہوا ایک ایسا ماحول فراہم کرے جس میں

پڑھنے والا نہ صرف باوقار مسلمان بنے بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے خود کفیل ہو کر معاشرے میں نمایاں مقام حاصل کرسکے۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے 25صَفَرُ الْمُظَفَّر 1432 سِنہ ہجری بمطابق 31 جنوری 2011 سِنہ عیسوی کو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک نہایت اہم شعبے کا قیام عمل میں آیا جس کا نام دارُ المدینہ اسلامک اسکول / کالج ہے۔ پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک انڈیا مثلاً (بنگلہ دیش، برطانیہ اور امریکہ) کے مختلف شہروں میں 84 سے زائد کیمپس ہیں۔ 18 ہزار سے زائد طلبا و طالبات (Students) زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم حاصل کرنے کے طریقے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دین کی اہمیت جاننے کے بعد اے کاش! ہمیں بھی علمِ دِین سیکھنے کا شوق نصیب ہو جائے، قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کا ذوق نصیب ہو جائے، علمِ دین سیکھنے کے کئی طریقے ہیں: (1) جامعات المدینہ و مدارس المدینہ میں باقاعدہ داخلہ لیا جائے۔ (2) مکتبۃ المدینہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ (3) مَدَنی مذاکروں میں شرکت کی جائے۔ (4) روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ 12 منٹ مَدَنی چینل دیکھنا بالخصوص مَدَنی چینل کے 2 پروگرامز "ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ" اور "دارالافتاء اہلِ سُنّت" لازمی دیکھیں کہ ان میں آپ کو فرائض علوم کی معلومات اور سیکھنے کا موقع ملے گا۔ ان دونوں پروگرامز میں آپ سُوالات کرکے جوابات بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! "دارالافتاء اہلسنّت" موبائل ایپلی کیشن بھی بن چکی ہے۔ (5) ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنائیں،

اگر آپ دُرست طریقے سے قرآن کریم نہیں پڑھتے ہوئے یا ابھی تک قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل نہیں کی تو مدرسۃ المدینہ بالغان میں لازمی شرکت کیجئے، جس میں آپ قرآنِ کریم دُرُست پڑھنے کے ساتھ ساتھ نماز بھی دُرُست انداز میں پڑھنے والے بن جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ہر مسلمان کے لئے بالعموم امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مذاکروں میں شرکت کرنا، مَدَنی چینل دیکھنا اور مدنی قافلوں میں سفر کرنا باعثِ فضیلت اور کم وقت میں زیادہ علم حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: علمائے کرام کی صحبت اِختیار کرنا عبادت ہے۔[1]

علمِ دین سیکھنے کے آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! عِلْم سیکھنے والے کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو آدَمی عِلْم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع ...الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۲۸۵۳) (2) فرمایا: جو شخص عِلْم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (طبرانی کبیر، ۸/۵۵، حدیث: ۷۳۵۰) ☆ عِلْم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی سُنّت ہے۔ (40 فرامینِ مصطفٰی، ص ۲۳) ☆ عِلْم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا

---

[1] ... مدنی مذاکرہ (تذکرۂ امیرِ اہلِ اہلسنت، (قسط: 8))، ص ۳ تا ۵ بتغیر کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیه، ۱۰/۱۴۸، حدیث: ۲۸۷۵۶

یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کالحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔

(فیضانِ داتا علی ہجوری، ص ۱۳)

اعلان:

علمِ دین سیکھنے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا انہیں سننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 13 مئی 2021ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

علمِ دین سیکھنے کے بقیہ آداب

☆عِلْم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱) ☆عِلْم سیکھنے کے لئے سُوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔(اعرابی کے سُوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۸) ☆خوشامد کرنا مومن کے اخلاق میں سے نہیں ہے مگر عِلْم حاصل کرنے کے لئے خوشامد کر سکتا ہے۔(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳) ☆ایسے سُوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۹) ☆عِلْم حاصل کرنے کے بعد اسے بیان نہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔(معجم اوسط، ۱/۲۰۴، حدیث ۶۸۹) ☆جب کسی عالِم دین سے کوئی سُوال کرنا ہو تو ادباً اس سے سُوال پوچھنے کی اجازت طلب کرلی جائے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات،

[1] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ص۶)☆عِلْم میں زیادتی تلاش سے اور آگاہی سُوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں عِلْم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔(جامع بیان العلم وفضله، ۱۲۲/۱، حدیث:۴۰۲)☆عِلْم حاصل کرنے کیلئے بہترین وَقْت ابتدائی جوانی، سَحَری کا وَقْت اور مغرب وعشا کے درمیان کا وَقْت ہے۔ لیکن یہ بات تو افضلیت کی تھی مگر ایک طالبِ عِلْمِ دین کو تو ہر وقت تحصیلِ عِلْم میں مشغول رہنا چاہیے۔(راہِ علم، ص۷۳)☆طالبِ عِلْم کو لڑائی جھگڑے سے بھی گریز کرنا چاہیے کیونکہ جھگڑا اور فساد وقت کو ضائع کرکے رکھ دیتا ہے۔(راہِ علم، ص۷۴) ☆طالبِ عِلْم کو راہِ عِلْمِ دین میں آنے والی مصیبتوں اور ذلتوں کو بھی ہنسی خوشی برداشت کرنا چاہیے۔(راہِ علم، ص۸۰)☆طالبِ عِلْم جتنا زیادہ پرہیزگار ہوتا ہے اس کا عِلْم بھی اسی قدر فائدہ دینے والا ہوتا ہے۔(راہِ علم، ص۸۱)☆طالبِ عِلْم کو چاہیے کہ ہر وَقْت کتابیں اپنے ساتھ رکھے تاکہ وقتِ فُرصت ان کا مطالعہ کیا جاسکے۔(راہِ علم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆عِلْم میں اضافے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "**عِلْم میں اضافے کی دعا**" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (پ۱۶، طٰہٰ:۱۱۴)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے میرے رب! میرے علم میں اِضافہ فرما۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یاصِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُٹھ سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہوجانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟

(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یارات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللّیل ادا کی؟(34)اوّابین یااِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یاعشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے/سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنیTemporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کرنِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟ (56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت

پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یادُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یاعزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کاروزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یاسُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جوپہلے دینی ماحول میں تھے، یاپہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم(یااِمام مسجد،مؤذِّن،خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2نیک اعمال

(71)زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جوکوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد